www.FaizAhmedOwaisi.com

اہلسنت وجماعت کے فضائل

تصنیف لطیف

مفسر اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن پیر طریقت، رہبر شریعت

مُفتی مُحمّد فیض اَحمد اُویسی رضوی علیہ الرحمۃ اللہ القوی

﴾پیش لفظ﴿

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی فَضْلِہٖ وَاِحْسَانِہٖ، "بزمِ فیضانِ اُویسیہ" کا اشاعتی پروگرام کئی سالوں سے جاری ہے اور یہی آرزو حضور مفسرِ اعظم پاکستان، شیخ القرآن والحدیث، اُستاذ العرب والعجم، حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اُویسی مد ظلہ العالی کی ہے کہ اُن کی زیادہ سے زیادہ کتب اور رسائل زیورِ طباعت سے آراستہ ہو جائیں اور عوام الناس تک اُن کے پیغام کی رسائی ہو۔ افسوس اس بات کا ہے کہ ہر زمانہ میں کئی علمائے کرام کی کتب شائع ہوئے بغیر ہی ناپید ہو جاتی ہیں۔ جس کے باعث تحاریر کا اصل مقصد، اصلاحِ عوام مفقود ہو جاتا ہے جیسا کہ زمانہ سابق میں امامِ اَہلسنّت اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی (رضی اللہ عنہ) کی بے شمار کتابیں ایسی ہیں جن کا شائع ہونا تو کُجا(کہاں) [1] ان کے مخطوطہ مسوّدے(قلمی نسخہ لکھے ہوئے) بھی اب موجود نہیں رہے۔ آہ صد آہ......! کاش ہم بے قدروں کے دلوں میں ان علمی گُہرپاروں کی قدر و منزلت اُجاگر ہو جائے۔ (آمین)

یہی مقصد لے کر "بزمِ فیضانِ اُویسیہ" نے میدانِ عمل میں قدم رکھا کہ حضور مفسرِ اعظم پاکستان مد ظلہ العالی کی تحریر کردہ تقریباً "4000" سے زیادہ کتب و رسائل جو بلاشبہ اہلسنت و جماعت کا عظیم سرمایہ ہیں کو احسن انداز میں شائع کر کے مسلمانوں تک پہنچائیں۔

زیرِ نظر رسالہ "اہلسنّت و جماعت کے فضائل" کی اشاعت بزمِ فیضانِ اُویسیہ کی ایک اور کاوش ہے اور سلسلۂ اشاعت کی اَٹھائیسویں(28) کڑی ہے۔ مولا عزوجل اسے اپنی بارگاہ میں مقبولیت کا شرف بخشے۔ مصنّف استاذی وسندی کو اللہ تعالیٰ اپنے حبیبِ لبیب ﷺ کے طُفیل صحت وعافیت کے ساتھ اجرِ عظیم عطا فرمائے کہ مجھے اس قابل سمجھ کر اشاعت کی اجازت مرحمت فرمائی۔

سگِ بارگاہِ مُرشدی: محمد نعمان احمد اُویسی (ناظمِ اعلیٰ)

---

[1] اردو میں عموماً دو برابر چیزوں کے مقابلے کے موقع پر بولتے ہیں۔

﴾قبلہ فیضِ مِلّت بحیثیت مفسرِ اعظم پاکستان﴿

علمائے تفسیر نے "مفسر" میں درجِ ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری قرار دیا ہے۔

1) صحتِ عقیدہ

2) خواہشاتِ نفسانی سے مُبرّا

3) عربی لُغت اور اِس کے فروع کا علم

4) قرآنی علوم کا علم

5) رقتِ فضل یا دورِ ربانی

حضور قبلہ مفسر اعظم پاکستان مدظلہ العالی نے دنیائے تفسیر میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا ہے۔اَحناف کی مشہور ومعروف تفسیر "روح البیان" کا "30 جلدوں" پر مشتمل ترجمہ بنام "فیوض الرحمٰن" کر کے تراجم کی دنیامیں انقلاب برپا کردیا۔ترجمہ "فیوض الرحمٰن" کی مقبولیت کا اندازہ اِس بات سے لگایئے کہ پاکستان کا شاید ہی کوئی شہر یا کتب خانہ ایساہو جس کی زینت یہ کتاب نہ بنی ہو۔حتیٰ کہ اب ہندوستان میں بھی شائع ہوئی ہے اور تمام عوام و خواص اِس ترجمہ سے اِستفادہ (فائدہ حاصل) کررہے ہیں۔فیض ملّت نے قرآنِ مجید فُرقانِ حمید کا اُردو ترجمہ بھی کیا جس کا نام آپ نے "فیض القرآن فی ترجمة القرآن" رکھا۔بر صغیر کی دو سو سالہ تاریخ تفسیر میں تفسیر مظہری (عربی) کا ریکارڈ بھی حضور مفسرِ اعظم پاکستان مدظلہ العالی کے قلم نے توڑا ہے۔"10 ضخیم جلدوں" میں عربی تفسیر"فضل المنان فی تفسیر آیات القرآن" تحریر کر کے عربی تفاسیر کی فہرست میں ایک کارہائے عمدہ کا اضافہ فرمایا۔تفسیر "فضل المنان" کا مقدمہ، سورۂ فاتحہ اورچند جلدیں منظرِ عام پر آچکی ہیں دیگر انتظارِ وسائل میں ہیں کہ کوئی چھپوا کر اپنی نیک بختی کا سامان کرے۔اِس کے علاوہ تفاسیر کے میدان میں دیگر احسن کارہائے نمایاں بھی سرانجام دیئے ہیں۔جن کی کچھ تفصیل ہدیۂ قارئین ہے۔تفسیرِ اُویسی (اُردو، 15 جلدیں اور عربی الگ)، تفسیر اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ، تفسیر آیة نور، تفسیر آیة قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَکُمْ، تفسیر آیة عِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ، تاریخ القرآن، تقابلِ تراجمِ قرآن، تفاسیر سورة الفاتحہ والتعوذ فی تفسیر التعوذ، تاریخ تفسیر القرآن، التحریف والبھتان العظیم فی تفسیر تفہیم القرآن، تزئین الجنان بمکالة القرآن، تفسیر آیة وَمَآ اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِاللّٰہِ، تفسیرِامام احمد رضا، آیة قواعد ناسخ منسوخ، فیض الرسول فی اسباب النزول (10 جلدیں)، اَحسن البیان فی اُصول تفسیر القرآن (3 جلدیں)، تفسیر بالرأی (3 جلدیں)، الھلالین ترجمہ وشرح اُردو جلالین (5 جلدیں)، فیض القدیر فی اُصول التفسیر، القول الراسخ فی معرفة المنسوخ و الناسخ، احسن الشور فی روابط الآیات والسور، فتح المغلقات فی شرح المقطعات، خیر الخلاص تفسیر سورہ اخلاص، ازالة المشتبھات فی آیات المتشابھات، تفسیر سورہ فاتحہ، تفسیر وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ، اعجاز القرآن، الاسعاف فی تفاسیر الاحناف، احسن الشور فی روابط الاسماء والسور۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ حضور مفسر اعظم پاکستان فیض ملّت حضرت علامہ مفتی حافظ وقاری محمد فیض احمد اُویسی رضوی صاحب دامت برکاتہم القدسیہ کے علم و عمل میں برکت فرمائے، آپ کو صحت اور تندرستی کے ساتھ مزید دین متین کی خدمات کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور آپ کا سایہ تادیر اہلسنّت پر قائم ودائم فرمائے۔اور ہماری بزم کو اِخلاصِ نیت اور نیکی کے جذبے سے حضرت کی تصانیف کواہلِ ذوق تک پہنچانے کی توفیق عطاء فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

﴿فرقۂ ناجیہ﴾

احادیث مبارکہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا تَزَالُ طَآءِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كَذٰلِكَ۔[2]

یعنی میری اُمت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر غالب رہے گاجو کوئی بھی اس کی مخالفت کرے گا وہ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔یہاں تک کہ اللہ کا امر (روزِ قیامت) آئے گا اور وہ اس (حق) پر ہوں گے۔

فائدہ: اس حدیث میں جس طائفہ (گروہ) کے حق پر قائم رہنے کی بشارت دی گئی۔وہ اَہلِ سُنّت وجماعت کا وہ طبقہ علماء ہے۔جس کے پاس دینی اور الہامی علوم ہوں گے۔کیونکہ جب تک علمائے اَہلِ سُنّت موجود ہوں گے۔عوامِ اَہلِ سنّت اَمن میں رہیں گے اور کسی قسم کی دینی گمراہی اور ضلالت میں نہیں پڑیں گے۔[3](حاشیہ مراقی الفلاح،صفحہ4)

فائدہ: حضرت سید احمد طحطاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ علماء سے مراد علمائے اہلسنّت ہیں۔

قاعدہ: صدیوں پہلے اِجماع ہوگیا کہ اِمام ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ اوراِمام ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ کے پیروکاروں کا نام اہلسنّت ہے۔

---

[2] (صحيح مسلم ,كتاب الإمارة , باب قوله صلى الله عليه وسلم لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خالفهم , 1524/3, الحديث: 1073, دار إحياء الكتب العربية)

(صحيح البخاري ,كتاب العلم , باب من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين, 39/1, الحديث: 71, دار ابن كثير, سنة النشر: 1414هـ/1993م)

[3] (حاشية الطحطاوى على المراقى الفلاح شرح نورا لايضاح, خطبة الكتاب, ص7, دار الكتب العلمية)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جب اہلِ شام میں فساد آجائے تو پھر تم میں کوئی بہتری نہیں ہوگی اور میری اُمت کے ایک گروہ کو نصرتِ خداوندی (اللہ کی مدد) حاصل رہے گی۔ جو شخص اُسے ذلیل کرے گا وہ اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہوجائے گی"۔ [4]

(مشکوٰۃ شریف، صفحہ 268، جلد2)

فائدہ: اس حدیث کے حاشیہ میں لکھا ہے: "فَالْمُرَادُ بِهِمْ اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ" [5]

یعنی اُس منصور (یعنی مدد یافتہ) گروہ سے مراد اَہلِ سُنّت وجماعت ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا: "اَلْمُؤْمِنُ اِذَا اَوْجَبَ السُّنَّةَ وَالْجَمَاعَةَ اسْتَجَابَ اللّٰهُ دُعَاءَهٗ وَقَضٰى حَوَاءِجَهٗ وَغَفَرَ لَهُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعاً وَّكَتَبَ لَهٗ بَرَاءَةً مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَةً مِّنَ النِّفَاقِ"۔ [6] (تکملۃ البحر الرائق، جلد 8، صفحہ 182)

یعنی کوئی مومن جب سُنّت و جماعت کا عقیدہ لازم کر لے تو اللہ تعالیٰ اُس کی دعا قبول کرتا ہے اور اُس کی حاجتیں پوری فرماتا ہے اور اس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے اور اس کے لئے دوزخ سے اور منافقت سے براَت (نجات) لکھ دیتا ہے۔

اَہلِ سُنّت کی خصوصی علامات: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ كَانَ عَلَى السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ اسْتَجَابَ اللّٰهُ دُعَاءَهٗ وَكَتَبَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا عَشَرَ حَسَنَاتٍ وَّرَفَعَ لَهٗ عَشَرَ دَرَجَاتٍ"۔ [7]

یعنی کوئی شخص سُنّت و جماعت کے عقیدہ پر ہو اللہ تعالیٰ اُس کی دعا قبول فرماتا ہے اور اس کے لئے ہر قدم کے عوَض (بدلہ) دس نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے لئے دس درجے بلند فرماتا ہے"۔ عرض کیا گیا، یارسول اللہ ﷺ کوئی شخص کس وقت جانے کہ وہ اَہلِ سُنّت و جماعت سے ہے؟ فرمایا، جب وہ اپنے دل میں دس (10) باتیں پائے تو وہ سُنّت وجماعت پر ہے۔

☆ ایک یہ کہ وہ پانچ نمازیں باجماعت پڑھے۔

☆ صحابہ میں سے کسی کو بھی بُرائی سے یاد نہ کرے اور نہ کسی صحابی کی تَنقِیص (عیب جوئی) کرے۔

☆ نہ بادشاہ پر تلوار لے کر بغاوت کرے۔

☆ نہ اپنے ایمان میں شک کرے۔

☆ ایمان رکھے کہ اچھی بُری تقدیر اللہ کی طرف سے ہے۔

☆ اللہ کے دین کے بارے میں کسی سے نہ جھگڑے۔

---

4) ِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلاَ خَيْرَ فِيْكُمْ الخ

(مشكاة المصابيح، كتاب المناقب، باب ثواب هذه الأمة، الفصل الثالث، 1771/3، الحديث: (6283)-10، المكتب الإسلامي)

5) (مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، كتاب المناقب، باب ثواب هذه الأمة، الفصل الثالث، 423/11، الحديث: (6283)-10، دار الكتب العلمية)

6) (تكملة البحر الرائق، كتاب الكراهية، تتمة، 333/8، دار الكتب العلميه، بيروت)

7) ایضاً

☆کسی مُوَحّد (توحید کے ماننے والے) کی تکفیر کسی گناہ کے سبب سے نہ کرے۔(یعنی، اسے کافر نہ کہے)

☆ اہلِ قبلہ میں سے جو کوئی مرے اُس پر نماز جنازہ ترک نہ کرے۔

☆ موزوں پر مسح کو سفر اور حضر میں جائز جانے۔

☆ ہر نیک و بد کے پیچھے جمعہ وعیدین نماز پڑھے۔[8] (تکملۃ البحرالرائق، جلد 8، صفحہ 182)

اَہلِ سُنّت کی تعداد میں کمی آتی جائے گی: امام احمد صاوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خبر دی ہے کہ یہ اُمت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ایک فرقہ ناجی (نجات والا) ہے اور باقی دوزخی ہیں اور اُمت کی یہ فرقہ بندی صحابہ کے دور کے بعد شروع ہوگی پس ناجی وہ فرقہ ہے جو نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نقشِ قدم پر ہے۔یہ ناجی فرقہ ہر زمانے میں قلّت و کثرت کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے۔پس صدرِ اوّل (آغاز)میں یہ ناجی فرقہ غالب قوی تھا اور جب بھی زمانہ گزرتا جائے گا یہ ناجی فرقہ پوشیدگی میں بڑھتا جائے گا لیکن جب تک دنیا میں قرآن موجود ہے۔یہ ناجی فرقہ ختم نہیں ہوگا۔[9] (تفسیر صاوی، جلد1، صفحہ 52)

مذہبِ اَہلِ سُنّت میں غریب لوگ رہ جائیں گے: اَہلِ سُنّت کے حق مذہب پر آخر زمانے میں صرف غرباء و مساکین لوگ رہ جائیں گے۔دولت مند لوگ اِس مذہبِ حق کو چھوڑدیں گے۔چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الدِّیْنَ بَدَءَ غَرِیْباً وَسَیَعُوْدُ کَمَا بَدَءَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ وَھُمُ الَّذِیْنَ یُصْلِحُوْنَ مَااَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِیْ مِنْ سُنَّتِیْ۔[10]

---

[8] یاد رہے کہ امام کے (عمل میں) فاسق ہونے کی صورت میں اس کی اقتداء صرف جمعہ وعیدین کے لئے ہے مطلقاً نہیں، وہ بھی اُس صورت میں کہ جب شہر میں ایک ہی جگہ جمعہ یا عیدین منعقد ہوتے ہوں۔اور اگر امام فاسق ہے اور شہر میں اور دوسری جگہ بھی جمعہ یا عیدین کا انعقاد ہو تو وہاں جانا چاہئے۔چنانچہ صدر الشریعہ بدر الطریقہ علامہ امجد علی قادری اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی بحوالہ غنیہ، شامی وشرح فتح القدیر، فرماتے ہیں،"فاسق کی اقتدا نہ کی جائے مگر صرف جمعہ میں کہ اس میں مجبوری ہے، باقی نمازوں میں دوسری مسجد کو چلاجائے اور جمعہ اگر شہر میں چند جگہ ہوتا ہو تو اس میں بھی اقتدا نہ کی جائے، دوسری مسجد میں جاکر پڑھیں"۔ (بہارِ شریعت، حصہ سوم، امامت کا زیادہ حق دار کون ہے، ص 137، مطبوعہ: مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی)۔
یہ بات ہے فاسقِ عملی کی یعنی، جس کے عمل میں فِسق ہو۔جہاں تک فاسقِ اعتقادی یعنی، جس کے اعتقاد (عقیدے) میں فِسق یعنی، خرابی ہو کہ جو حدّ کفر کو پہنچتی ہو تو اس کے پیچھے تو اصلاً نماز ہوتی ہی نہیں۔چنانچہ صدر الشریعہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، "وہ بد مذہب جس کی بد مذہبی حد کفر کو پہنچ گئی ہو، جیسے رافضی اگرچہ صرف صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت یا صحبت سے انکار کرتا ہو، یا شیخین (صدیق اکبر وفاروق اعظم) رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شانِ اقدس میں تبرّا کہتا ہو۔قدری جہمی، مشبہ اور وہ جو قرآن کو مخلوق بتاتا ہے اور وہ جو شفاعت یا دیدارِ الٰہی یا عذابِ قبر یا کراماً کاتبین کا انکار کرتا ہے، ان کے پیچھے نماز نہیں ہوسکتی"۔(بحوالہ عالمگیری) (بہارِ شریعت، حصہ سوم، شرائطِ امامت، مسئلہ 8، ص 130، مطبوعہ: مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی)

[9] (حاشية الصاوي على تفسير الجلالين، آل عمران: 104، 228/1، دار الكتب العلميه، بيروت)

[10] (مشكاة المصابيح، كتاب المناقب، باب ثواب هذه الأمة، الفصل الثالث، 60/1، الحديث: (170)-31، المكتب الإسلامي)
اس حدیث کو امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: 2554 پر نقل فرمایا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔نیز امام ابن ابی شیبہ نے اپنی مُصنَّف میں حدیث نمبر:66 پر، امام طَبرانی نے معجم کبیر میں حدیث نمبر:13489 پر نقل فرمایا۔

یعنی بلاشبہ دین غربت کے حال میں ظاہر ہوا اور عنقریب جس حال میں ظاہر ہوا تھا اُسی حال میں لوٹے گا۔سو غرباء کے لئے اچھائی[11]ہو اور غرباء وہ لوگ ہیں جو اِس فساد کو درست کرتے ہیں جو لوگ میری سُنّت کو پیدا کرتے ہیں۔ (مشکوۃ، صفحہ 27، جلد1)

اَہلِ سُنّت کا ساتھ چھوڑنے والا دوزخی ہوگا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فَمَنْ سَرَّهٗ بُحْبُوْحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ. فَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْفَذِّ۔ [12]

یعنی خبردار جس شخص کو جنت کا وسطی(درمیانی) حصہ پسند ہے وہ جماعت کو لازم پکڑے کیونکہ شیطان تنہا شخص کے ساتھ ہے۔(مشکوۃصفحہ 242، جلد2)

اور آپ نے فرمایا: وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ۔ [13]

یعنی اور تم پر (اَہلِ سُنّت وجماعت) اورعوام المسلمین (کا دین) لازم ہے۔ (مشکوۃ، صفحہ28، جلد1)

سنی مسلمان اِن احادیث متبرکہ کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں اور خیال کریں کہ اگر سوادِ اعظم کی پیروی چھوٹ گئی تو پھر انجام کتنا بُرا ہوگا۔ (اعاذنا اللہ تعالیٰ منه)

اَہلِ سُنّت ناجی فرقہ ہے:

1. امام محمد غزالی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب "الجام العوام عن علم الکلام" میں روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ نَيِّفاً وَّسَبْعِيْنَ فِرْقَةً. النَّاجِيَةُ مِنْهُمْ وَاحِدَةٌ"۔ فَقِيْلَ: وَمَنْ هُمْ؟ فَقَالَ: "اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ"، فَقِيْلَ وَمَا اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ؟ فَقَالَ: "مَا اَنَا عَلَيْهِ الْاٰنَ وَاَصْحَابِیْ"[14] (اِلجام العوام عن علم الکلام، صفحہ35)

یعنی عنقریب میری اُمت سترّ (70) سے کچھ زائد فرقوں میں بٹ جائے گی۔اِن میں ایک فرقہ ناجی ہے۔سو کہا گیا وہ ناجی فرقہ کون ہے؟تو فرمایا اَہلِ سُنّت وجماعت ہیں۔پھر کہا گیا اَہلِ سُنّت و جماعت کون ہیں؟فرمایا وہ لوگ جو میری اِس وقت کی سُنّت اور میرے صحابہ کی سُنّت پر ہوں گے۔

---

[11] حدیث شریف میں اس کے لئے الفاظ "طُوبیٰ" کے ہیں جس کے معنی جنت بھی ہیں اور کہا گیا ہے کہ جنت میں ایک درخت کا نام ہے۔جیسا کہ امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے ایک نعت شریف کا مطلع ارشاد فرمایا: طوبیٰ میں جو سب سے اُونچی نازک سیدھی نکلی شاخ، مانگوں نعتِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھنے کو روحِ قُدُس (علیہ السلام) سے ایسی شاخ۔اس اعتبار سے اس کے معنی یہ بھی ہوسکتے ہیں کہ غرباء کے لئے جنت ہے،نیز لغوی اعتبار سے اس کے معنی اچھائی کے بھی ہیں جیسا کہ مصنف (دامت برکاتہم العالیہ) نے ترجمہ فرمایا۔ 12 مخرج۔

[12] (مشكاة المصابيح، كتاب المناقب، باب مناقب الصحابة، الفصل الثاني، 1695/3 ، الحديث: (6003)-6، المكتب الإسلامي)

اس حدیث کو امام عبد الرزاق نے اپنی مصنَّف میں حدیث نمبر:20710 پر، امام شافعی نے اپنی مسند میں حدیث نمبر:1126 پر، امام بیہقی نے معرفۃ السنن والآثار میں حدیث نمبر:52 پر، امام ابن عساکر نے تاریخ مدینۃ الدمشق میں (279/3) پر نیز دیگر محدثین نے بھی اپنی کتب میں نقل فرمایا۔

[13] (مشكاة المصابيح، كتاب الإيمان، باب ثواب هذه الأمة ، الفصل الثاني، 65/1 ، الحديث: (184)-45، المكتب الإسلامي)

اسے امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں حدیث نمبر: 21020 پر، امام علاؤ الدین علی المتقی نے کنز العمال میں حدیث نمبر:1026 پر نقل فرمایا۔

[14] (اِلجام العوام عن علم الكلام ، الباب الثانی فی اقامة البرهان علی ان الحق مذهب السلف ، البرهان العقلی الكلی، ص81، مكتبة السراج ، استبنول ، ترکی)

2. مولانا محمد حسن مجددی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ فَجُمْلَۃُ السَّوَادِ الْاَعْظَمِ وَلَفْظَۃُ الْعَامَّۃِ تَصْرِیْحٌ بِکَثْرَۃِ الْاَفْرَادِ وَکَثْرَۃِ اَفْرَادِ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ بِالنِّسْبَۃِ اِلٰی جَمِیْعِ طَوَاءِفِ الضَّلاَّلِ اَمْرٌ بَدِیْھِیٌّ مَعْلُوْمٌ بِالضَّرُوْرَۃِ فَثَبَتَ اَنَّ الْفِرْقَۃَ النَّاجِیَۃَ ھِیَ: اَھْلُ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ الْمُقَلِّدِیْنَ لِلْمَذَاھِبِ الْاَرْبَعَۃِ الْمَشْھُوْرَۃِ[15] (العقائد الصحیحۃ، صفحہ 24)

یعنی سوادِ اَعظم اور عامہ کے الفاظ حدیث میں کثرتِ افراد کے بارے میں صریح ہیں۔اور اَہلِ سُنّت کے افراد کی کثرت تمام گمراہی والے ٹَولوں کے افراد کی نسبت سے زیادہ اور معلوم امر ہے۔پس ثابت ہوا کہ ناجی (یعنی نجات والا) فرقہ وہ اَہلِ سُنّت و جماعت ہی ہیں۔ جو مشہور مذاہبِ اَربعہ (حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی) کے مقلدین ہیں۔

3. پیرانِ پیر حضور غوثِ اعظم، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"وَاَمَّا الْفِرْقَۃُ النَّاجِیَۃُ فَھِیَ: اَھْلُ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ"[16]

(غنیتہ الطالبین، جلد 1، صفحہ 85)

یعنی اور ناجی فرقہ اَہلِ سُنّت و جماعت ہی ہے۔

4. امام احمد طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ دُرِمختار کے حواشی میں فرماتے ہیں:"فَعَلَیْکُمْ مَعَاشِرُ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاتِّبَاعِ الْفِرْقَۃِ النَّاجِیَۃِ الْمُسَمَّاۃِ بِاَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ فَاِنَّ نُصْرَۃَ اللّٰہِ وَحِفْظَہٗ وَتَوْفِیْقَہٗ فِیْ مُوَافَقَتِھِمْ وَخُذْلَانَہٗ وَسَخَطَہٗ وَمَقْتَہٗ فِیْ مُخَالَفَتِھِمْ "[17]

(حاشیہ درمختار بحوالہ الدولۃ العثمانیہ)

یعنی پس اے تمام مومن جماعتو! تم پر فرقہ ناجیہ یعنی اَہلِ سُنّت و جماعت کی پیروی لازم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی امداد اور اس کی نگہبانی (حفاظت) اور توفیق اِس جماعت کی مُوافقت (رضامندی) میں ہے اور اُس کی ناراضگی اور غضب و غصّہ اِس کی مُخالفت میں ہے۔

پھر آگے فرماتے ہیں:"وَھٰذِہِ الطَّاءِفَۃُ النَّاجِیَۃُ الْیَوْمَ فِیْ مَذَاھِبَ اَرْبَعَۃٍ, وَھِیَ: الْحَنَفِیُّوْنَ وَالْمَالِکِیُّوْنَ وَالشَّافِعِیُّوْنَ وَالْحَنْبَلِیُّوْنَ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ, وَمَنْ کَانَ خَارِجاً عَنْ ھٰذِہِ الْاَرْبَعَۃِ فِیْ ھٰذَا الزَّمَانِ فَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْبِدْعَۃِ وَالنَّارِ "[18] (حاشیہ درمختار بحوالہ الدولۃ العثمانیہ)

یعنی اور یہ ناجی جماعت آج چار مذاہب حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی پر مُنحصِر ہے اور جو شخص آج اِس زمانے میں اِن چارمذاہب سے خارج ہے۔وہ بدعتی ہے اور دوزخی ہے۔

سنی مسلمان علمائے حق کے اِن ارشادات کو غور سے پڑھیں، سمجھیں اور جانیں کہ اتّباعِ حق جیسی کوئی دولت نہیں کیونکہ آخرت کی کامیابی کا دارومدار حق پرستی پر ہی ہے۔اگر اَہلِ سُنّت کے مذہبِ حقہ کو چھوڑ کر بدمذہبی اپنائیں گے تو آخرت میں کتنا بڑا خسارہ اُٹھانا پڑے گا۔

---

15) (العقائد الصحیحۃ فی تردید الوھابیۃ النجدیۃ، ص 24، مکتبۃ الحقیقۃ، استنبول، ترکی)

16) (غنیتہ الطالبین، واما الفصل الثانی: فی بیان مقالۃ الفرق الضالۃ عن طریق الھدی، فصل ثلاث وسبعین فرقۃ عشرۃ الخ، ص175، دار الکتب العلمیۃ، بیروت لبنان)

17) (حاشیۃ الطحطاوي علی الدر المختار، 153/4، دار المعرفۃ للطباعۃ والنشر، 1975)

18) ایضاً

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰی مَذْھَبِ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ بِمَنِّکَ الْعَظِیْمِ وَرَسُوْلِکَ الْکَرِیْمِ (آمین)

آج کل ایک فرقہ پیدا ہوا ہے جس نے اپنا نام "جماعۃ المسلمین" رکھا ہے۔اِس فرقہ کا اَہلِ سُنّت سے یہ مطالبہ ہے کہ تم اپنے نام کا ثبوت دوورنہ ہماری جماعت المسلمین میں شامل ہوجاؤ۔امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کردہ مندرجہ بالا حدیث اور تکملہ بحر الرائق کی پیش کردہ روایات سے ثابت ہوگیا ہے کہ خود سرکار دوعالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اَہلِ حق کو"اَہلِ سُنّت وجماعت"کانام عطا فرمایا ہے لہٰذا یہ نام سرکاری عَطِیَّہ (عطاکی ہوئی چیز،تحفہ) ہے کسی نے اپنی طرف سے نہیں رکھا ہے۔

(والحمد للّٰہ علیٰ ذلک)

ہاں ہمارا مطالبہ اِن سے یہ ہے کہ "جماعت المسلمین"نام کی تمہارے پاس کیا دلیل ہے۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ اُعِدَّتْ لِلْکَافِرِیْنَ۔ (البقرۃ:24)

اَہلِ سُنّت نبی کریم ﷺ کی معنوی اولاد ہیں: اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ ، آیت"لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ" (الفتح:48) کی تفسیر میں لکھتے ہیں:"اَیْ: لِیَغْفِرَ اللّٰہُ بِسَبَبِکَ وَبِجَاھِکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذُنُوْبِ اَھْلِکَ وَمَعَاصِیْھِمْ اَوْ زَلاَّتِھِمْ مِنْ اٰبَاءِکَ وَاُمَّھَاتِکَ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ وَآمِنَۃَ اِلیٰ آدَمَ وَحَوَّآءَ وَمَا تَاَخَّرَ مِنْ ذُنُوْبِ نَسْلِکَ مِنْ اَحْفَادِکَ وَاَسْبَاطِکَ بَلْ وَنَسْلِکَ الْمَعْنَوِیِّ جَمِیْعاً وَھُم اَھْلُ السُّنَّۃِ اِلیٰ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ"[19](حاشیہ الدولۃ المکیۃ،صفحہ 29)

یعنی تاکہ اللہ آپ کے سبب اور آپ کے مرتبہ کے باعث آپ کے گزرے ہوئے گھر والوں کے گناہ اور مَعاصی (نافرمانیاں) یا آپ کے باپوں اور ماؤں حضرت عبد اللہ و آمنہ رضی اللہ عنہما سے لے کر حضرت آدم وحوا علیہم السلام تک کی لغزشیں اور آپ کی آنے والی نسل یعنی آپ کے نواسوں بلکہ آپ کی معنوی اولاد یعنی اَہلِ سُنّت کے گناہ معاف فرمائے۔

اَہلِ سنّت کے اعمال بہترین ہیں: امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ روایت بیان فرماتےہیں کہ عبد الوہاب بن یزید کندی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو عمر ضریر رحمۃ اللہ علیہ کو اُن کی وفات کے بعد دیکھا تو عرض کیا، اللہ نے مرنے کے بعد آپ سے کیا معاملہ کیا ہے؟ فرمایا اُس نے مجھے معافی دے دی اور مجھ پر رحم کیا ہے۔پھر اُنہوں نے عرض کیا"فَاَیَّ الْاَعْمَالِ وَجَدْتَّ اَفْضَلَ"یعنی آپ نے کون سا عمل بہترین پایا؟ فرمایا "مَا اَنْتُمْ عَلَیْہِ مِنَ السُّنَّۃِ وَالْعِلْمِ"یعنی سنّت اور علم میں سے جس پر تم ہو۔ یعنی اَہلِ سُنّت و اَہلِ علم کے اعمال بہترین پائے

---

[19] (الدولۃ المکیّۃ بالمادۃ الغیبیّۃ، القسم الأول في کسف الحجاب، عن وجہ الصواب الخ، النظر الأول، ص48، المدینۃ العلمیۃ)

ہیں۔ پھر عرض کیا اور تم نے بدترین اعمال کون سے پائے ہیں؟فرمایا ناموں سے بچو۔ عرض کیا،نام کیا ہے؟فرمایا "قَدْرِیٌّ وَمُعْتَزِلِیٌّ وَمَرْجِیٌٔ فَجَعَلَ یُعَدِّدُ اَسۡمَاءَ الۡاَھۡوَاءِ"[20] یعنی قدری، معتزلی اور مرجی پھر وہ دوسرے بدمذہبوں کے نام گننے لگے۔ (شرح الصدور، صفحہ 117)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ خوب فرماتے ہیں:

اہلسنّت کا ہے بیڑا پار اصحابِ رسول — نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

اور فرماتے ہیں:

واسطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سُنی مرے — یوں نہ فرمائیں ترے شاہد کہ وہ فاجر گیا

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا — فرش سے ماتم اُٹھے وہ طیب و طاہر گیا

قبر میں سُنّی کا منہ قبلہ سے نہیں پھرتا ہے: ابو اسحاق فزاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ اُن کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اُس نے انہیں بتایا کہ میں قبریں کھودا کرتا تھا (کفن چوری کرتا تھا) اور میں ایک قوم کو اِس حال میں پاتا تھا کہ اُن کے منہ قبلہ سے پھرے ہوئے ہوتے تھے۔سو میں نے یہ بات امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کو لکھی تو آپ نے فرمایا "أُولَئِكَ قوم مَاتُوا على غير السّنة"[21] یعنی یہ لوگ سُنی مذہب چھوڑ کر مرے ہیں۔ (اِس لئے اُن کا منہ کعبہ شریف سے پھیر دیا گیا) (شرح الصدور، صفحہ 72)

فرشتے سُنّی کو قبر میں تلقین کرتے ہیں: محدث لالکائی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن نصر صائغ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت بیان کی ہے کہ میرے والد نماز جنازہ کے بہت شوقین تھے۔وہ واقف وناواقف اَموات کے جنازہ کی نماز پڑھتے تھے۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے فرمایا اے میرے پیارے بیٹے! ایک دن میں ایک نماز میں حاضرہوا تو جب لوگوں نے میت کو دفن کیا تو دو آدمی قبر میں داخل ہوگئے۔ پھر ایک شخص نکل آیا اور دوسرا قبر میں ہی رہ گیا اور لوگ مٹی ڈالنے لگے تو میں نے کہا اے لوگو!تم میّت کے ہمراہ ایک زندہ شخص کو بھی دفن کررہے ہو۔سو لوگوں نے کہا یہاں اور کوئی نہیں۔میں نے کہا شاید مجھے شبہ لگا ہو۔پھر میں لوٹ آیا اور میں اپنے دل میں کہتا تھا کہ میں نے تو دو شخصوں کو دیکھا اُن میں سے ایک نکل آیااور دوسرا باقی رہ گیا۔میں یہاں سے نہیں ہٹوں گا۔یہاں تک کہ اللہ میرے لئے میرا معاملہ ظاہر فرما دے۔پس میں قبر کی طرف آیا اور دس مرتبہ سورۂ یٰسین، سورۂ ملک پڑھیں اور رونے لگا اور عرض کیا، اے میرے رب! جو کچھ میں

---

[20] (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور، فصل 2: في نبذ من أخبار من رأى الموتى في منامه وسألهم عن حالهم فأخبروه،153/4، الحديث: 27، دار المعرفة– لبنان، الطبعة: الأولى، 1417ھ 1996م)

[21] (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور، باب عذاب القبر، 173/1، الحديث: 44، دار المعرفة–لبنان، الطبعة: الأولى، 1417ھ 1996م)

نے دیکھا اُس کی حقیقت مجھ پر ظاہر فرمادے کیونکہ میں اپنے عقل اور ایمان کے ضائع ہونے کا خوف رکھتا ہوں۔فوراً قبر پھٹی تو اُس سے ایک شخص نکلا پھر وہ پیٹھ پھیر کر چلا۔میں نے کہا اے فلاں! میں تجھے تیرے معبود کا واسطہ دیتا ہوں کہ تو ٹھہر تاکہ میں تجھ سے کچھ پوچھوں۔اُس نے میری طرف توجہ نہ کی پھر میں نے دوسری اور تیسری بار یہی کہا تو اُس نے توجہ دی اور کہا تو نصر الصائغ ہے۔میں نے کہاہاں۔پھر اُس نے کہا کیا تو مجھے نہیں پہچانتا۔میں نے کہا نہیں۔اُس نے کہا"نَحْنُ مَلَكَانِ مِنْ مَّلَاءِكَةِ الرَّحْمَةِ وَكُلِّنَا بِأَهْلِ السُّنَّةِ إِذَا وُضِعُوْا فِيْ قُبُوْرِهِمْ نَزَلْنَا حَتّٰى نُلَقِّيَهِمُ الْحُجَّةَ"[22]

(شرح الصدور، صفحہ 58، صحیح البخاری، صفحہ 861)

یعنی ہم رحمت کے فرشتوں میں سے دو فرشتے ہیں ہم اَہلِ سُنّت پر مقرر کیے گئے ہیں۔جب وہ قبروں میں رکھے جاتے ہیں تو ہم اُترتے ہیں اور اُنہیں منکر نکیر کے سوالوں کے جواب سکھاتے ہیں۔پھر وہ غائب ہوگیا۔

سنی مسلمان اِس حدیث پر غور کریں کہ مسلکِ اَہلِ سنّت کی حقانیت کی کتنی عظیم برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ قبر میں حساب و کتاب کی کامیابی کے لئے سنی مسلمانوں کو جواب سکھانے کے لئے رحمت کے فرشتے مقرر فرمادیتا ہے۔ سبحان اللہ

"اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا عَلٰى هٰذَا الْمَذْهَبِ الْعَالِيْ بِفَضْلِكَ وَاخْتِمْ حَيَاتَنَا عَلٰى هٰذَا الْمَذْهَبِ الْحَقِّ بِحَقِّ ذَاتِكَ يَا قَدِيْمَ الذَّاتِ وَيَا عَظِيْمَ الصِّفَاتِ" (آمین)

قیامت کے دن سنّیوں کے چہرے روشن ہوں گے: اَہلِ سُنّت کی عند اللہ تعالیٰ کرامات میں سے ایک بڑی کرامت یہ ہے کہ میدانِ حشر میں اُن کے چہرے ہشاش بشاش ہوں گے اور اُن کے مخالفین کے چہرے سیاہ ہوں گے۔چنانچہ مفسر اِبن کثیر لکھتے ہیں:

"يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حِينَ تَبْيَضُّ وُجُوهُ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ، وَتَسْوَدُّ وُجُوهُ أَهْلِ الْبِدْعَةِ وَالْفُرْقَةِ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا"[23]

(تفسیر ابن کثیر، جلد1، صفحہ390)

یعنی حضرت عبدا للہ اِبنِ عباس رضی اللہ عنہما (صحابی رسول) نے فرمایا قیامت کے دن اَہلِ سُنّت وجماعت کے چہرے سفید ہونگے اور اَہل بدعت اور فرقہ بندی کرنے والوں کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

اور تفسیرِ حسینی میں ہے: "واما آں کہ سفید شد روئے ہائے ایشاں یعنی موموناں واہل سنّت" (تفسیر حُسینی، صفحہ 78)

یعنی قیامت کے روز جن لوگوں کے چہرے سفید ہوں گے وہ مومن و اَہلِ سُنّت ہوں گے۔

---

[22]) (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور، باب عذاب القبر، 143/1، الحديث: 63، دار المعرفة–لبنان، الطبعة: الأولى، 1417ھ 1996م)

[23]) (تفسير القرآن العظيم (ابن كثير)، آل عمران: 104 إلي 109، 79/2، دار الكتب العلمية، منشورات محمد علي بيضون–بيروت، الطبعة: الأولى 1419 ھ)

اور اِمام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: واخرج الدیلمی فی "مسند الفردوس" بسند ضعیف عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیّا فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی (یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ) (سورۂ آل عمران:۱۰۶) قَالَ: تَبْیَضُّ وُجُوْہُ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَتَسْوَدُّ وُجُوْہُ اَھْلِ الْبِدَعِ۔ [24]

(الاتقان، جلد2، صفحہ 192)

یعنی محدث دیلمی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب "مسند الفردوس" میں ضعیف سند سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ عزوجل کے فرمان: (جس دن کچھ منہ اونجالے (سفید) ہوں گے اور کچھ منہ کالے) کے بارے میں فرماتے ہیں اَہلِ سُنّت کے چہرے سفید اور اَہلِ بدعت کے سیاہ ہوں گے۔

اور یہی امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ایک اورمقام پر لکھتے ہیں:

أخرج ابن أبي حاتم واللالكائي عن ابن عباس في هذه الآية قال: «تبيض وجوه أهل السنة والجماعة، وتسود وجوه أهل البدع والضلالة وأخرجه الخطيب في الرواة عن مالك، والديلمي من حديث ابن عمر مرفوعا). [25]

یعنی محدث اِبنِ ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ اور لاکائی رحمۃ اللہ علیہ نے اِس آیت کی تفسیر میں حضرت عبدا للہ ا ِبن عباس رضی اللہ عنہماکا یہ ارشاد روایت کیا ہے کہ اَہلِ سنّت وجماعت کے چہرے سفید ہوں گے اور اَہلِ بدعت وضلالت کے چہرے سیاہ ہوں گے اور اِس بات کو روایت کے طور پر خطیب نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہماسے موقوفاً روایت کیا ہے۔(البدورالسافرۃ، صفحہ 143)

حضور ﷺ نے فرمایا جب تم اختلاف دیکھو تو سب سے بڑی جماعت کو لازم پکڑو۔

سوال: حدیثِ مذکورہ آیت ِ قرآنی کے خلاف ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے: اِعْمَلُوْا آلَ دَاوٗدَ شُکْرًا وَقَلِیْلٌ مِنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ [26]

اِس کے علاوہ اور آیات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مومن اور نیک بندے قلیل (تھوڑے) ہیں۔اس لئے یہ حدیث قرآن مجید کے خلاف ہے لہٰذا قابلِ قبول نہیں۔

جواب1: یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ مدارِنجات (بخشش کا دارومدار) ایمان پر ہے۔ایمان رکھنے والوں میں بھی ایسے لوگوں کی تعداد کم ہوتی ہے جو حسبِ استطاعت(طاقت کے مطابق) اللہ تعالیٰ کی پوری شکر گزاری کرنے والے اور کامل مومن ہوں۔

---

[24] (الإتقان في علوم القرآن، النوع الثمانون في طبقات المفسرين، التفاسير المصرح برفعها إليه صلى الله عليه وسلم، آل عمران، 485/2، دار الكتاب العربي، سنة النشر: 1419هـ/1999م)

اس حدیث کو امام دیلمی نے الفردوس بماثور الخطاب میں حدیث نمبر:8986 پر نقل فرمایا، نیز امام قرطبی نے بھی اپنی تفسیر میں (167/4) اس حدیث کو نقل فرمایا۔

[25] (البدور السافرة في أحوال الآخرة، باب قوله تعالى ويوم تبيض وجوه وتسود وجوهه، ص332، دار الكتب العلمية، بيروت لبنان)

[26] (پارہ 22، سورۃ سبا، آیت13) **ترجمہ:** عمل کرو اے آلِ داؤد (علیہ السلام) شکر کا اور کم ہیں میرے بندوں سے شکر کرنے والے۔

جواب2: جن آیتوں میں مومنین کو قلیل اور کفار کو کثیر فرمایا گیا ہے وہاں کفار سے وہ "بہتر فرقے" بالخصوص مُراد نہیں مُدّعِیّانِ اسلام (اسلام کے دعوے دار) ہیں بلکہ وہاں کفار سے عام کفار مُراد ہیں۔جن میں اسلام کے مُدّعی اور منکر سب شامل ہیں اور یہ امر واضح ہے کہ اسلام کے مُدّعی اور منکر تمام جہانوں کے کافروں کے مقابلہ میں سوادِ اعظم اہلسنّت وجماعت کو لایا جائے ضرور قلیل ہوں گے اور وہ کفار یقیناً کثیر ہوں گے لہٰذا قرآن وحدیث میں کوئی اختلاف نہیں۔

ازالۂ وہم: بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ دوسری حدیث میں حضور ﷺ نے فرقہ ناجیہ کے متعلق فرمایا ہے کہ "مَا اَنَا عَلَيۡهِ وَاَصۡحَابِيۡ" یعنی ناجی گروہ وہ ہے جو میرے اور میرے صحابہ کے مسلک پر ہو۔

اِس حدیث میں سوادِ اعظم کا ذکر نہیں۔اِس لئے تمہارا دعویٰ غلط ہے کہ ہم کثیر التعداد ہیں۔فلہٰذا ہم حق پر ہیں۔اِس روایت میں اہلِ حق کی علامت بتائی گئی ہے۔ الحمدللّٰہ! وہ ہم اہلسنّت ہیں یہاں اہلِ حق کو کثیر تعداد والے بھی فرمایا گیا ہے۔چنانچہ حدیث میں ہے : قَالَ سَمِعۡتُ أَنَسَ بۡنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعۡتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أُمَّتِي لَا تَجۡتَمِعُ عَلَى ضَلَالَةٍ فَإِذَا رَأَيۡتُمۡ اخۡتِلَافًا فَعَلَيۡكُمۡ بِالسَّوَادِ الۡأَعۡظَمِ [27](رواہ ابنِ ماجہ)

یعنی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے فرمایاکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سُنا حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "میری اُمت گمراہی پر جمع نہ ہوگی، جب تم اختلاف دیکھو تو سب سے بڑی جماعت کو لازم پکڑو"۔

فائدہ: اِس دورِپُر فتن میں حدیثِ مذکورہ کی رُو سے سوادِ اعظم اَہلسنّت وجماعت کا حق پر ہونا ثابت ہوا۔جیسا کہ شیخ عبد الغنی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "انجاح الحاجة حاشیه ابن ماجه" میں اسی حدیث پر رقم فرماتے ہیں: "فَهٰذَا الۡحَدِيۡثُ مِعۡيَارٌ عَظِيۡمٌ لِاَهۡلِ السُّنَّةِ وَالۡجَمَاعَةِ شَكَرَ اللّٰهُ سَعۡيَهُمۡ فَاِنَّهُمۡ هُمُ السَّوَادُ الۡاَعۡظَمُ وَذٰلِكَ لَا يَحۡتَاجُ اِلٰى بُرۡهَانٍ فَاِنَّكَ لَوۡ نَظَرۡتَ اِلٰى اَهۡلِ الۡاَهۡوَاءِ بِاَجۡمَعِهِمِ اثۡنَتَانِ وَسَبۡعُوۡنَ فِرۡقَةً لاَّ يَبۡلُغُ عَدَدُهُمۡ عَشۡرَ اَهۡلِ السُّنَّةِ وَاَمَّا اخۡتِلَافُ الۡمُجۡتَهِدِيۡنَ فِيۡمَا بَيۡنَهُمۡ وَكَذَالِكَ اخۡتِلَافُ الصُّوۡفِيَةِ الۡكِرَامِ وَالۡمُحَدِّثِيۡنَ الۡعِظَوَالۡقُرَّاءِ الۡاَعۡلَامِ هُوَ الۡاِخۡتِلَافُ لَا يُضَلِّلُ اَحَدُهُمُ الۡآخَرَ۔" [28] (ابن ماجہ، صفحہ294،حاشیہ 1)

یعنی یہ حدیث اَہلِ سنّت وجماعت (اللہ تعالیٰ اُن کی سعی کو مشکور فرمائے) کے لئے معیارِ عظیم ہے۔بے شک وہی سوادِ اعظم ہیں اور یہ امر کسی برہان (دلیل) کا محتاج نہیں۔تمام اہلِ ہوا (نفس پرست) باوجودیکہ بہتر فرقے ہیں۔اگر تم دیکھو تو وہ اہلسنّت کے دسویں حصّہ کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔رہا مجتہدین اور اسی طرح صوفیائے کرام اور محدثینِ عظام اور قراء اعلام کا باہمی اختلاف تو ایسا ہے کہ جس کی وجہ سے کوئی ایک دوسرے کی تضلیل نہیں کرتے۔ (یعنی ایک دوسرے کو گمراہ قرار نہیں دیتے۔)

---

[27] (سنن ابن ماجه ، كتاب الفتن ، باب السواد الأعظم ، 1261/2 ، الحديث: 3950 ، المكتبة العلمية)
اس حدیث کو امام علی متقی نے کنز العمال میں حدیث نمبر: 909 پر نیز دیگر محدثین نے اپنی کتب میں نقل فرمایا۔

[28] (انجاح الحاجة حاشيه ابن ماجه ، كتاب الفتن ، باب افتراق الأمم ، ص724 ، او اهتم طبع في حاجي الحرمين الشريفين مولوي محمد حسين)

معیارِ حقانیت: حدیث شریف میں حقانیت کی دلیل اپنی ذات اور صحابہ کرام کو بتایا چنانچہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ''تَفَرَّقَ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةٌ وَّاحِدَةٌ'' قَالُوْا: مَنْ هِيَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قال: ''مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ۔''[29] (مشکوٰۃ باالاعتصام بالسنۃ، رواہ الترمذی)

یعنی عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اُمت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہوجائے گی جن میں سے سوائے ایک فرقہ کے باقی سب جہنم میں جائیں گے۔صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ وہ کون لوگ ہوں گے؟تو ارشاد فرمایا کہ جو لوگ میرے اور میرے اصحاب کے طریقہ پر ہوں گے۔

فائدہ: اِس حدیث شریف میں تہتر فرقوں (73) کے اُصولی گروہ مراد ہے ورنہ اِن کے فروع کی تعداد تو کہیں اِس سے زائد ہے مثلاً خود شیعہ رافضی کے فروعی فرقے تقریباًستر، اسّی ہیں جس کی تفصیل فقیر کی تصنیف"آئینہ شیعہ مذہب"میں دیکھئے اور اس وہابیت کے بھی کئی ٹولے ہیں مثلاً وہابی غیر مقلد، وہابی دیوبندی، مودودی، تبلیغی وغیرہ۔تفصیل فقیر کی کتاب"اِبلیس تا دیوبند"میں دیکھئے۔

فائدہ: تہتر فرقوں (73) میں بہتر (72) کا جہنمی ہونا لازمی اَمر ہے ورنہ حدیث شریف کا مفہوم معاذاللہ غلط ثابت ہوگا اور یہ سب کو معلوم ہے دنیا بدل سکتی ہے لیکن فرمانِ نبوی ﷺ نہیں بدل سکتا۔اسی لئے اِس حدیث شریف کے مطابق ہر فرقہ اپنے لئے مُدّعی ہے کہ ہم ناجی (نجات پانے والا/جنتی) ہیں باقی سب ناری (جہنمی)۔ لیکن فقیر اُویسی غفرلہ' کہتا ہے کہ اِسی حدیث میں ناجی ہونے کا ثبوت موجو د ہے۔

1. ظاہر ہے کہ جس وقت یہ حدیث شریف سرکارِ مدینہ نے بیان فرمائی تو یہ گروہ بندی اور فرقہ پرستی نہیں تھی۔بلکہ آپ کے وصال شریف کے بعداُمت کا شِیرازہ مُنتَشِر ہوا ہے اور یہ خبر غیب سے تعلق رکھتی ہے اور بحمدہٖ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کے لئے علمِ غیب کا عقیدہ صرف اور صرف ہم اَہلسنّت کا ہے باقی فرقے اولاًسرے سے اِس حدیث شریف کے منکرہیں۔جیسے منکرین حدیث (چکڑالوی،نیچری،پرویزی، مرزائی) اگر بعض فرقے اِس حدیث شریف کو مانتے ہیں تو ضعیف قرار دے کر ٹھکرادیتے ہیں۔جیسے غیر مقلد،غلام خانی، نیچری، موددودی، ڈالڈے دیوبندی طوعاًکرھاً(مجبورہوکر) مانتے ہیں لیکن بحیثیت علمِ غیبِ نبوی کے نہیں بلکے ویسے ہی۔
2. ناجی ہونے کے لئے خود حضور ﷺ نے تعیّن فرمایا کہ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ[30]یعنی ناجی وہ فرقہ ہے جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں تمام گمراہ فرقے کہتے ہیں کہ صرف اعمال مراد ہیں۔اِسی لئے وہ خوش ہیں کہ اعمالِ صالحہ پر وہ اِسی طرح ہیں جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کا معمول تھا۔بلکہ وہ عوام کو دکھانا چاہتے ہیں کہ اُن کی زندگی صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کا عملی نمونہ ہے۔لیکن اِن کا یہ خیال غلط اور بالکل غلط ہے۔اِس لئے کہ صرف اعمالِ صالحہ مُراد ہیں تو پھر منافقین میں بھی صحابہ جیسے اعمال صالحہ تھے۔بلکہ ظاہری اعمال اُن سے

---

[29] (مشكاة المصابيح، كتاب الإيمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الأول، 61/1، الحديث: (171)-32، المكتب الإسلامي)
یہ صحیح حدیث ہے۔اس حدیث شریف کو امام حاکم نے متدرک میں حدیث نمبر:405 پر، امام ترمذی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر:2565 پر نقل فرمایا۔

[30] حوالہ مذکورہ

بڑھ کر تھے۔لیکن اِس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ (پارہ 5، سورۃ النساء، آیت 145) یعنی منافقین جہنّم کے سب سے نچلے درجہ میں ہوں گے ثابت ہوا کہ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ سے عقائد مراد ہیں اور اُن کے ساتھ اعمالِ صالحہ ضروری ہیں۔ چنانچہ اِس کی مزید تشریح فقیر کے رسالہ تحفۃ الاخوان فی شعب الایمان میں دیکھئے۔ نبی پاک شہ لولاک ﷺ کے عطا کردہ عقائد جن پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہما نے زندگی بسر فرمائی بحمدہٖ تعالیٰ وہ جملہ اہلسنّت کو نصیب ہیں۔ اِس کے دلائل فقیر کی تحریر کردہ تفسیر "تفسیر اُویسی" میں ہیں یا پھر دیکھئے فقیر کی کتاب "الاصابۃ فی عقائد الصحابۃ"

فائدہ: اِن دونوں دلیلوں سے واضح ہوا کہ "بہتر فرقوں" نے لازماً جہنم میں جانا ہے۔ لیکن اِس کا واضح ثبوت اور یقینی امر اُس وقت ہوگا۔ جب ہم میدانِ حشر میں حاضر ہونگے۔ اِس کے باوجود احادیث مبارکہ میں حضور سرورِ عالم ﷺ نے جملہ بد مذاہب کی علامات اور نشانیاں بیان فرمائی ہیں۔ اِن تمام مذاہب سے شریر ترین فرقہ وہابیہ، دیوبندیہ کا بتایا۔ صرف اِسی فرقہ کی علامات اپنی کتاب "دیوبندی وہابی کی نشانی" اور "دیوبندیوں کی فوٹو کاپی" میں تفصیل سے عرض کردی ہیں۔

اَہلسنّت کی حقانیت کے معیار کی تفصیل: نبی پاک ﷺ نے سینکڑوں سال پہلے "تہتر فرقوں" کی خبر دی جو آج ہمارے سامنے وہ خبر معجزے کے طور ظاہر ہے اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ اُن میں سے بہتر فرقے دوزخی ہیں۔ صرف ایک جنّتی ہے اسکی مزید تشریح تو آئیگی یہاں پر صرف جنّتی گروہ کی گواہیاں اُن شخصیات کی پیش کروں جن پر خود اسلام کو ناز ہے اور مسلمان کا بچہ بچہ یقین رکھتا ہے۔ اُن کی گواہی حق اور سچ ہے۔ تمام دنیا کے لوگ غلط ہوسکتے ہیں لیکن یہ محبوبانِ خدا کبھی غلط بات نہیں کرسکتے۔

حضور سیّدنا غوثِ اعظم شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "یہ سب تہتر فرقے بنتے ہیں۔ جیسا کہ نبی کریم نے خبر دی ہے اور اِن میں سے اہلسنّت وجماعت ہی ناجی گروہ ہے"۔[31] (غنیۃ الطالبین)

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ "اہلِ سنّت وجماعت ہی نجات پانے والا فرقہ ہے اور یہی وہ فرقہ ہے جو اپنی رائے اور عقل کو میزانِ قرآن سے تولتا ہے"۔ (مجرباتِ غزالی)

غوثِ صمدانی حضرت شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "بیشک چاروں ائمہ مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور اُن کے مقلّدین ہی ظاہر و باطن میں اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں"۔[32] (المیزان الکبریٰ)

حضرت امام سُفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "سوادِ اعظم سے وہی مراد ہیں جو اہلسنّت و جماعت کہلاتے ہیں"۔[33]

---

31) (الغنية لطالبي طريق الحق عز وجل في الأخلاق والتصوف والآداب الأسلامية، القسم الثاني: العقائدوالفرق الإسلامية، وأما الفصل الثاني: في بيان مقالة الفرق الضالة عن طريق الهدي، 175/1، دار الكتب العلمية)

32) (الميزان الكبرى الشعرانية، فصل في بيان من الأمثلة المحسوسة الخ، 66/1، دار الكتب العلمية)

33) (الميزان الكبرى الشعرانية، فصول في بيان ما ورد في ذم الرأي عن الشارع، 70/1، دار الكتب العلمية)

خاتم المحققین حضرت شیخ عبد الحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بالجملہ دین اسلام میں مذہبِ اَہلسنّت وجماعت ہی سوادِاعظم ہے۔[34]

قطبِ رّبانی سیّد محمد ابو لہدیٰ آفند ی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "نجات پانے والا گروہ اَہلسنّت وجماعت ہے جو افضل طریقہ پر قائم ہیں اور افراط و تفریط (اُونچ نیچ) کو چھوڑ کر درمیانہ (دُرست) مرتبہ پر ٹھہرے ہوئے ہیں۔اِن کے افعال و اقوال اعتدال کے ترازو میں تلے ہوئے ہیں۔"

قطب العارفین حضرت عبدالعزیز دبّاغ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار فرمایا "بندہ کو فتح نصیب ہی نہیں ہوتی۔ جب تک کہ اَہل سنت وجماعت کے عقیدہ پر نہ ہو اور اللہ کا ایک بھی ولی کسی دوسرے عقیدہ پر نہیں ہوا اور فرمایا کرتے تھے مجھے اہلسنّت سے بہت زیادہ محبت ہے اور دعا فرمایا کرتے تھے کہ میرا خاتمہ اہلسنّت پر ہو"۔[35]

(الابریز، جلد2، صفحہ 39)

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "اِس بارے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ ناجی گروہ اَہلسنّت و جماعت ہی ہے۔"[36] (مرقات)

حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جیساکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سوادِ اعظم یعنی بڑی جماعت کی پیروی کرو اور جب مذاہبِ اربعہ (حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی) کے سوا باقی سب ختم ہوگئے تو اِن کی اتباع ہی سوادِاعظم کی اتباع ہے اور اِن سے نکلناسوادِ اعظم سے نکلنا ہے۔[37] (عقدالجید)

خاتم المحدثین حضرت شاہ عبد العزیز محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اَہلسنّت وجماعت کے مختلف مذاہب جیسے عقائد میں اشعریہ وماتریدیہ اور فقہ میں حنفی،مالکی،شافعی، حنبلی اور تصوف و سلوک میں قادری، نقشبندی، چشتی، سہروردی۔یہ فقیر(شاہ عبدالعزیزصاحب) اِن سب کو برحق جانتا ہے۔(فتاویٰ عزیزیہ)

امامِ ربّانی حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نجات کاطریقہ اہلسنّت وجماعت کی متابعت میں ہے۔اللہ سبحانہ تعالیٰ اہلسنّت کے اقوال وافعال اوراُصول وفروع میں برکت مرحمت فرمائے کیونکہ ناجی فرقہ یہی ہے۔اور اِس کے سوا باقی سب فرقے خرابی کا شکار ہیں اور اِس ہلاکت کا خواہ آج کسی کو علم نہ ہو۔لیکن کل بروزِقیامت یہ رازسب پر کُھل جائے گا۔لیکن فائدہ نہ ہو گا محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں نجات پانے والے گروہ (ناجی فرقہ) میں شامل فرمایا جو اہلسنّت وجماعت ہے۔(مکتوباتِ امامِ ربّانی)

مزید حوالہ جات کے لئے فقیر کی کتاب"مذہبِ حق اہلسنّت ہیں" دیکھئے۔اِسی لئے ہمارا یقین ہے آج دنیا میں جس طرح اہلسنّت کے چہرے دمکتے محسوس ہوتے

---

34) (اشعۃللمعات ترجمۃ مشکوۃ، کتاب الإیمان، باب الاِعتصام بالکتاب, والسنۃ، الفصل الثاني، الحدیث: عبداللہ بن عمرو، 1/153، طبع منشي نور کشور لکھنؤ، ہند)

35) (الإبريز من كلام سيدي عبد العزيز . الفصل الثالث في ذكر بعد الكرامات التي ظهرت علي يد الشيخ رضي الله عنه . ص36. دار الكتب العلمية)

36) (عقد الجيد في أحكام الاجتهاد والتقليد للدهلوي. باب تأكيد الأخذبهذه المذاهب الأربعة الخ. ص41. دار الفتاح الشارقة. الطبعة الأولي: 1415هـ/1995م)

37) (مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح. كتاب الإيمان. باب الاعتصام بالكتاب والسنة . 381/1. الحديث: 172-(33). دار الكتب العلمية. بيروت)

ہیں۔ایسے ہی ان شاءاللہ تعالیٰ قیامت میں روشن چہرے اہلسنّت کو نصیب ہونگے۔چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ

(پارہ4، رکوع2، آل عمران آیت106)

ترجمہ: روزِ محشر کچھ چہرے روشن اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے۔

فائدہ: اِس آیت کے تحت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مرفوعاً اورابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بھی مرفوعاًسیدالمفسرین حضرت عبداللہ اِبن عباس رضی اللہ عنہماموقوفاًفرماتے ہیں: "قَالَ تَبْيَضُّ وُجُوْهُ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهُ اَهْلِ الْبِدَعِ وَالضَّلَالَةِ"[38]

(تفسیر فتح القدیر للشوکانی، جلد1، صفحہ371، تفسیر ابنِ کثیر، جلد1، صفحہ 390) (تفسیر در منثور جلد2، صفحہ36، تاریخ بغداد للخطیب، جلد7، صفحہ 390)

یعنی حضرت عبداللہ اِبن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ (قیامت کے دن) روشن چہرے اہلِ سنّت وجماعت کے ہوں گے اور منہ کالے تمام نو پید (نئے پیدا شدہ) گمراہ فرقوں کے ہوں گے۔"

پس ثابت ہوا تمام فرقے یکساں نہیں بلکہ اہلسنّت مذہبِ حق ہے باقی تمام نوپید فرقے گمراہ ہیں۔

حق پر صرف اہلسنّت ہیں: صحیح عقائد کے بغیر نجات ناممکن ہے تو لازم ہے کہ ہم نجات کے لئے صحیح عقائد کی تلاش کریں کیونکہ جتنے گمراہ فرقے ہیں سب کے سب مُدّعی (دعویٰ کرنے والے) ہیں کہ ہم حق پر ہیں اور ہر ایک کا دعویٰ قرآن و حدیث کی روشنی پر مبنی ہے۔بلکہ بظاہر دیکھا جائے تو ہر مُدّعی اپنی بدمذہبی پر بیشمار قرآن واحادیث کے دلائل کے انبار لگا دیتا ہے۔مرزائیوں کو دیکھو ہر مسئلہ پر درجنوں آیات اور سینکڑوں احادیث فر فر کرکے سُنا دیتے ہیں۔وہابی کو دیکھو بیشمار آیات واحادیث پڑھ کر سُنا دیتاہے بلکہ اُن کے چھوٹے چھوٹے بچے بھی اپنے کو ایسے بہتر سلیقے سے پڑھ کر سُناتے ہیں گویا "مادرزاد" حافظ القرآن و الحدیث ہیں۔حالانکہ وہ تمام کے تمام دلائل حقیقت سے کوسوں دُور ہوتے ہیں صرف ایک مثال حاضر ہے۔

حکایت: ہمارے ایک دوست تقریر کرتے ہوئے کہہ بیٹھے "مدینہ پاک"، "غوث پاک" وغیرہ وغیرہ تو جلسے میں ایک وہابی دیوبندی کھڑا ہو گیا اور کہا کہ مولانا صاحب آپ نے مدینہ، غوث، رسول کے لفظ کے ساتھ لفظ "پاک" کہہ کر بہت بڑاشرک کیا۔اِس لئے کہ پاک تو صرف اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اورآپ نے غیروں کو پاک کہہ دیا۔ہمارے مولانا نے پوچھا وہ کیسے؟ اُس نے کہا کہ مندرجہ ذیل آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات

---

[38] (فتح القدير للشوكاني، آل عمران: 110إلي112، 175/1، : دار ابن كثير، دار الكلم الطيب دمشق، بيروت، الطبعة: الأولى 1414 هـ)
(تفسير القرآن العظيم (ابن كثير)، آل عمران: 104إلي 109، 79/2، دار الكتب العلمية، منشورات محمد علي بيضون – بيروت، الطبعة: الأولى 1419 هـ)
(تفسير الدر المنثور، آل عمران: 106إلي 109، 79/2، دار الفكر بيروت)
(تاريخ بغداد للخطيب، 3861: الحسن بن علي بن أحمد بن بشار بن زياد، أبو بكر الشاعر المعروف بابن العلاف، 390/7، دار الكتب العلمية بيروت)

کو کہاہے مثلاً سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ (پارہ 15،سورہ بنی اسرائیل، آیت1) سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا (پارہ 25،سورہ الاخرف، آیت13) سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا یَصِفُوْنَ (پارہ23،سورۃالصّٰفٰت، آیت159) سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ (پارہ 23،سورۃ الصّٰفٰت، آیت180) سُبْحَانَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ (پارہ 21،سورۃ الروم، آیت30)

اس طرح کی کئی آیات پڑھ ڈالیں۔ہماری عوام ہکی بکی ہوگئی کہ وہابی دیوبندی قرآن کی درجنوں آیات پڑھ رہا ہے اِسی لئے واقعی مدینہ،بغداد،رسول وغیرہ وغیرہ کو"پاک" کہنا شرک ہوگا۔

ہمارے مولانا نے فرمایا "وہابی جی" پاک کا اِطلاق (استعمال ہونا،بولا جانا) غیر اللہ پر شرک ہے تو بتایئے تم نے کھانا کھایا وہ پلید یا پاک۔وہابی نے کہا پاک،پھر پوچھا پانی،اس نے کہا پاک، پھر پوچھا تمہارا کپڑا کہا پاک، پھر پوچھا تمہارے نماز پڑھنے کا مصلیٰ، کہا پاک،اسی طرح بیسیوں مثالیں گنوائیں،تمام پروہابی کہتا گیا پاک۔

اب ہماری عوام کی آنکھ کھلی کہ یہ لوگ اِس طرح سے دھوکہ دے کر قرآنی آیات پڑھ کر غلط مطلب بیان کرتے ہیں چنانچہ اِس پر وہابی کو جلسہ سے بھاگنا پڑا اِسی طرح کا حال ہر بدمذہب کے دلائل کا ہے۔

بدمذہب کی نشاندہی: وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنْ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنْ الرَّمِيَّةِ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ[39] (بخاری شریف،جلد2، صفحہ 224)

یعنی میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا کہ اخیر زمانے میں نوعمراور کم سمجھ لوگوں کی ایک جماعت نکلے گی۔بظاہر وہ اچھی باتیں (احادیثِ نبویہ) بیان کریں گے۔لیکن ایمان اُن کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا۔وہ دین سے ایسے نکل جائینگے جیسے کمان سے تیر۔پس تم اُنہیں جہاں پانا قتل کردینا کہ قیامت کے دن اُن کے قاتل کے لئے بڑا اجر وثواب ہے۔

فریادرس اور مشکل کشا نبی: حدیث شریف میں ہے جسے امام بیہقی نے صالح کے ساتھ"دلائل" میں اور دیلمی نے"مُسند الفردوس" میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل فرمائی کہ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں ایک اعرابی نے حاضر ہوکر عرض کی

اَتَیْنَاکَ وَالْعَذْرَاءُ یَدْمِیْ لَبَانُھَا — وَقَدْ شَغُلَتْ اُمُّ الصَّبِیِّ عَنِ الطِّفْلِ

---

[39] (صحيح البخاري، كتاب استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم ، باب قتل الخوارج والملحدين بعد إقامة الحجة عليهم، 2540/6، الحديث: 6531، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414هـ/1993م)

اس حدیث کو امام نسائی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: 4033 پر، امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں حدیث نمبر: 1032 پر اور دیگر محدثین نے اپنی کتب میں نقل فرمایا۔

وَاَلْقٰی بِکَفَّیْہِ الصَّبِیُّ اسْتِکَانَۃً   مِنَ الْجُوْعِ ضُعْفاً مَّا یَمُرُّ وَلَا یُحْلِیْ

وَلَا شَیْءَ مِمَّا یَأْکُلُ النَّاسُ عِنْدَنَا   سِوَی الْحنظَلِ الْعَامِیِّ وَالْعلهز الفَسْلِ

وَلَیْسَ لَنَا اِلاَّ اِلَیْکَ فِرَارُنَا   وَاَیْنَ فِرَارُ النَّاسِ اِلاَّ اِلَی الرُّسُل [40]

یارسول اللہ ﷺ ہم آپ کی خدمت میں شِدَّتِ قَحط (بہت زیادہ سوکھا، قلّت) کی ایسی حالت میں حاضر ہوئے کہ وہ کنواری لڑکیاں ہیں کہ جنہیں اپنے والدین عزیز رکھتے ہیں۔ناداری کے باعث خَادِمہ رکھنے کی طاقت نہیں۔کام کاج کرتے کرتے اُن کے سینے شک ہوگئے۔اُن کی چھاتیوں سے خون بہہ رہاہے۔مائیں بچوں کو بھول گئی ہیں۔ جوان قوِی(طاقت ور) کو اگر کوئی لڑکی دونوں ہاتھوں سے دھکا دے تو ضُعف(کمزوری) میں گرفتگی سے عاجزانہ زمین پہ ایسے گر پڑتا ہے کہ منہ سے کڑوی میٹھی کوئی بات نہیں نکلتی تو ہمارا حضور کے سوا کوئی نہیں جس کے پاس مصیبت میں بھاگ کر جائیں۔اور آپ مخلوق کے بارے میں جانتے ہیں۔یہ فریاد سُن کر بَہ عُجلت (جلدی سے) منبر پر جلوہ فرما ہوئے۔دونوں ہاتھ مبارک بلند فرما کر اپنے رب عزوجل سے پانی مانگا۔ابھی آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک گلوئے پرنور (گردن شریف کا حصہ) تک نہ آئے تھے کہ آسمان بجلیوں کے ساتھ اُمڈ آااور بیرون شہر کے لوگ فریاد کرتے آئے کہ یارسول اللہ ﷺ !ہم ڈوب رہے ہیں۔حضور ﷺ نے فرمایا "اے بادل ہمارے ارد گرد برس ہم پر نہ برس" فوراً! ابر(بادل) مدینہ پر سے کھل گیا۔جو آس پاس گھیرا تھا۔مدینہ پر سے کھلا ہوا۔یہ ملاحظہ فرما کر حضور ﷺ مسکرائے اور فرمایا"اللہ کیلئے ہے خوبی۔ابو طالب اِس وقت زندہ ہوتا تو اُس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں۔کون ہے جو ہمیں اُس کے اشعار سُنائے؟"حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ شاید حضور ﷺ یہ اشعار سُننا چاہتے ہیں۔جو ابو طالب نے آپ کی نعت میں عرض کئے۔

وَاَبْیضَ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْھِہٖ   ثِمَالُ الْیَتَامٰی عِصْمَۃٌ لِلْاَرَامِلِ

یَلُوْذُ بِہِ الْھِلَالُ مِنْ آلِ ھَاشِمٍ   فَھُمْ عِنْدَہٗ فِیْ نِعْمَۃٍ وَفَوَاضِل [41]

یعنی "وہ گورے رنگ والے کہ اُن کے منہ کے صدقہ میں ابر کا پانی مانگا جاتا ہے۔یتیموں کی جائے پناہ، بیواؤں کے نگہبان،بنی ہاشم جیسے غیور لوگ تباہی کے وقت اُن کی پناہ میں آتے ہیں۔اُن کے پاس اُن کی نعمت و فضل میں بسر کرتے ہیں۔"

اشعار سن کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اِجْعَلْ ذَالِکَ اَرَدْتُّ یعنی ہاں اسی کا میں نے ارادہ کیا۔

---

40) (دلائل النبوة للبيهقي، جماع أبواب دعوات نبينا صلى الله عليه وسلم المستجابة في الأطعمة والأشربة الخ. باب استسقاء النبي صلى الله عليه وسلم واجابة الله تعالى الخ، 141/6، دار االكتب العلمية، بيروت لبنان، الطبعة الأولي: 1408ھ/1988م)

اس حدیث کو امام طبرانی نے کتاب الدعاء میں حدیث نمبر:2060پر،امام علی متقی نے کنزالعمال میں حدیث نمبر:23548پر نیز دیگر محدّثین نے اپنی کتب میں نقل فرمایا۔

41) حوالہ مذکورہ

صحابہ کرام اور تابعین کی مشکل کُشائی: مشکوٰۃ شریف میں ہے: عَنْ اَبِی الْجَوْزَاءِ قَالَ: قُحِطَ اَھْلُ الْمَدِیْنَةِ قَحْطاً شَدِیْداً فَشَکَوْا اِلٰی عَاءِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ: اُنْظُرُوْا قَبْرَ النَّبِیّا فَاجْعَلُوْا مِنْهُ کِوًی اِلَی السَّمَاءِ حَتّٰی لَا یَکُوْنَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ. فَفَعَلُوْا فَمُطِرُوْا مَطَرًا حَتّٰی نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْاِبِلُ حَتّٰی تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّیَ عَامَ الْفَتْقِ [42]

(رواہ الدارمی، مشکوٰۃ، صفحہ 525)

یعنی ابو جواز سے روایت ہے کہ مدینہ طیبہ (زادہا اللہ تشریفاً) میں سخت قحط پڑ گیا۔لوگوں نے اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے شکایت کی آپ نے فرمایا نبی ﷺ کی قبرِ مُبارک کو دیکھ کراِس کے مقابل آسمان کی جانب سوراخ کردو یہاں تک کہ قبرِ اَطہر اور آسمان کے درمیان حجاب نہ رہے۔پس اُنہوں نے ایسا ہی کیا اور اُس زور کی بارش ہوئی کہ خوب سبزہ پیدا ہوا اور اُونٹ فربہ ہوگئے اور اُن کی چربی پھٹی جاتی تھی اور اُس سال کولوگ خوشحالی کا سال کہنے لگے۔

تبصرۂ اُویسی: حدیثِ ہٰذا (اِس حدیث) سے فقیر نے ذیل طریق سے اِستِدلَال (دلیل پیش) کیا ہے۔

1. اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس یہ لوگ بارش کی شکایت لے کر کیوں گئے۔براہِ راست اللہ تعالیٰ سے دعا کیوں نہ مانگی حالانکہ جانے والے اکثر صحابہ و تابعین تھے جن پر خَیرُالقُرُون (بہترین زمانہ) کی مہرِ ثَبت (لکھاہوا) ہے اور وہ احادیثِ استسقاء کو ہم سے زیادہ جانتے تھے۔اُن کو مشکل پڑی تو اُم المؤمنین رضی اللہ عنہا کا دروازہ کھٹکھٹایا۔معلوم ہوا کہ مشکل کے وقت محبوبانِ خداکے پاس جانا عین اسلام اور سنّتِ صحابہ وتابعین ہے۔
2. اگروہ مشکل کے وقت اُم المؤمنین رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تو پھر اُم المؤمنین رضی اللہ عنہا کو چاہیئے تھا کہ انہیں نمازِ استسقاء (بارش کے حصول کے لئے جو نماز پڑھی جاتی ہے) پڑھنے کا حکم دیتیں۔جو طریقہ نبویہ ﷺ کے مطابق تھا۔قبرِ انور کو آسمان کے بالمُقابل (رو برو) کرنے کا حکم کیوں دیاکیا اِس حدیث سے یہ مستنبط (ثابت) نہیں ہوتا کہ اُم المؤمنین رضی اللہ عنہا کو یقین تھا کہ اگر قبر شریف آسمان کے بالمُقابل ہوجائے تو اُس وقت بارش ہوجائے گی ورنہ نہیں۔یہی وہ کام ہے جسے مخالف مافوق الاسباب کے چکر دیتا ہے۔اُم المؤمنین رضی اللہ عنہا نے ثابت فرما دیا کہ وسیلہ ہوتا ہے،فوق الاسباب میں ہے اور یہی فوق الاسباب معجزہ ہے یا کرامت جس سے مخالف کو تاحال(آج تک) انکار ہے اور بفضلہ تعالیٰ یہی طریقہ نجدی دور سے پہلے ہر دور میں جاری رہا ملاحظہ ہو۔[43] (وفاء الوفاء، جذب القلوب وغیرہ)

---

[42] (مشكاة المصابيح، كتاب الفضائل والشمائل، باب الكرامات، الفصل الثاني، 1676/3، الحديث: (5950)-7، المكتب الإسلامي)
اس حدیث کو امام دارمی نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: 93 پر نقل فرمایا۔

[43] (وفاء الوفا بأخبار دار المصطفى، الباب الرابع: فيما يتعلق بأمور مسجدها الأعظم النبوي الخ، سنة أهل المدينة في أعدم الجواب، الفصل الأول والعشرون، 123/1، دار الكتب العلمية، بيروت)

3. اُم المؤمنین رضی اللہ عنہا نے اِس اَمر تکوینیہ اور ما فوق الاسباب میں نبی ﷺ کی قبرانور سے استعانت کی ہے جسے مخالفین امرِ تکوینیہ اورمافوق الاسباب اُمور میں استعانت کو شرک کہتے ہیں۔

4. قبر انور کے نزدیک دعا مانگنے سے بارش کا حاصل ہوجانا سبب عادی ہے یا غیر عادی؟اگر سبب عادی ہے تو ہر قبر کے پاس دعا مانگنے سے بارش کیوں نہیں ہوئی اور حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس دعا مانگنے سے بارش کے حصول میں اُن کی کیا خصوصیت باقی رہی اور علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کا اِسے اُن کے فضائل میں ذکر کرنا کس طرح صحیح ہوگا۔جس طرح آگ حرارت کے لئے سبب عادی ہے اور ہر آگ سے حرارت حاصل ہوتی ہے اسی طرح ہر قبر کے پاس دعا کرنے سے بارش کیوں نہیں ہوتی اور اگر یہ سبب عادی نہیں یہ فوق الاسباب ہے تو اِس سے ثابت ہوا کہ فوق الاسباب اُمور میں بھی غیر اللہ سے اِستِعَانَت (مدد کی خواہش) جائز ہے۔

5. اس سے ثابت ہوا کہ اپنی حاجات اور مشکلات میں قبر پر جا کر دعا مانگنا اور صاحبِ قبر کو وسیلہ بنانا یہ عہدِ صحابہ،تابعین اور تبع تابعین کے معمولات سے ہے۔

صحابی یا وہابی؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین دکھ درد کا مداوا رسول اللہ ﷺ کو سمجھتے چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ اَثَرَ ضَرْبَةٍ فِيْ سَاقِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا مُسْلِمٍ مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ؟ قَالَ: ضَرْبَةٌ اَصَابَتْنِيْ يَوْمَ خَيْبَرَ، فَقَالَ النَّاسُ اُصِيْبَ سَلَمَةُ، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيْهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ۔ [44]

(رواہ البخاری،مشکٰوۃ شریف، صفحہ 533)

یعنی یزید بن ابی عبید سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سلمہ بن رضی اللہ عنہ رکوع کی پنڈلی پر چوٹ کا نشان دیکھا میں نے اُن سے پوچھا کہ اے ابو مسلم یہ کیسی چوٹ ہے اُنھوں نے کہا کہ یومِ خیبر کو مجھے شدید چوٹ لگی یہاں تک کہ لوگوں نے کہا سلمہ شہید ہوگئے ہیں۔رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پہنچا آپ ﷺ نے تین دفعہ دم فرمایا اور اُس دم کی برکت سے کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔

فوائد: اس بات سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بڑی سے بڑی مشکلات کے وقت حضور نبی پاک ﷺ کے دربار میں حاضری کو عین اسلام سمجھتے اور اُن کی مشکلیں حل ہوجاتیں۔

اُن کی حاضری پر حضور نبی پاک ﷺ بھی کرم نوازی فرما کر اُنہیں اُن کے کام بتا دیتے اگر ایسے اُمور شرک ہوتے تو حضور ﷺ نہیں منع فرماتے۔

دُکھ درد پر دم درود کرنا اور جھاڑ پھونک کا عمل سنّتِ رسول اللہ ﷺ ہے۔جواِسے شرک و بدعت اور ناجائز کہے وہ اپنے اِیمان کی خیر منائے۔

---

44) (مشكاة المصابيح، كتاب الفضائل والشمائل، باب في المعجزات، الفصل الأول، 1648/3، الحديث: (5886)-19، المكتب الإسلامي)

اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: 3884 پر، امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں حدیث نمبر: 3396 پر، امام بیہقی نے دلائل النبوۃ میں حدیث نمبر: 1605 پر نیز دیگر محدّثین نے اپنی کتب میں نقل فرمایا۔

برکات سے دکھ درد دور: اہلسنّت نبی پاک ﷺ ودیگر انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرام اور اہلبیت عظام اور اولیاء کرام کے تبرکات سے فیوض و برکات حاصل کرتے ہیں۔ نجدی، وہابی، دیوبندی اِسے شرک کہتے ہیں اس کا فیصلہ سُنئے عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: اَرْسَلَنِیْ اَهْلِیْ اِلیٰ اُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ وَكَانَ اِذَا اَصَابَ الْاِنْسَانَ عَیْنٌ اوشی بعث الیها مخضبه فاخرجت من شعر رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وكانت تمسكه فی جلجل من فضة فخضخضته له فشرب منهٗ۔ [45] (بخاری، مشکوٰۃ، صفحہ 390)

یعنی حضرت عثمان بن عبد اللہ بن موہب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے گھر والوں نے حضرت اُم المؤمنین سلمہ رضی اللہ عنہا کے یہاں پانی کا ایک پیالہ دیکر بھیجا اور لوگوں کی عادت تھی کہ جس کسی شخص کی آنکھ میں یا کسی اور جگہ زخم پہنچتا تو آپ کے پاس تعارف دے کر بھیجتے پس اُم المؤمنین حضور ﷺ کے موئے مبارک نکالتیں جنہیں وہ گھنٹی کی شکل کی ایک چاندی کی ڈبیا میں رکھا کرتی تھیں۔ پس وہ اُس ڈبیا کو پانی میں ڈال کر نکال لیتیں پس وہ شخص اُس پانی کو پیتا۔

فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةٍ لَهَا لِبْنَةُ دِيبَاجٍ وَفَرْجَيْهَا مَكْفُوفَيْنِ بِالدِّيبَاجِ، فَقَالَتْ: هٰذِهِ كَانَتْ عِنْدَ عَاءِشَةَ حَتّٰى قُبِضَتْ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى يُسْتَشْفٰى بِهَا۔ [46] (رواہ مسلم)

یعنی حضرت اسماء بنت ابی بکر سے مروی ہے کہ اُنہوں نے ایک طیالسی کسروانی جبہ [47] نکلا جس کا گریبان ریشمی تھا اور فرمانے لگیں کہ یہ رسول اللہ کا جبہ ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا۔ پس جب ان کی وفات ہوگئی تو میں نے اُسے حاصل کرلیا جسے نبی کریم پہنا کرتے تھے پس ہم بیماروں کے لئے اِسے دھوتے ہیں اور اِسی جبہ کے توسل سے اُن کے لئے شفاء طلب کرتے ہیں۔

فوائد الحدیث: معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کے پہنے ہوئے کپڑوں اور آپ کے موئے مبارک (بال مبارک) اور آپ کی پھونک سے لوگ شفاء حاصل کرتے تھے۔ اب غور طلب امر یہ ہے کہ لباس، بال اور پھونک حصولِ شفاء کے لئے سبب عادی ہے یا غیر عادی۔ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عادۃً لباس، بال اور پھونک کو حصولِ شفاء کے لئے پیدا نہیں فرمایا اور اگر عادۃً اِن کی خلق حصولِ شفاء کے لئے ہوتی تو چاہیے کہ ہر ایک کے لباس، بال اور پھونک سے شفاء حاصل کی جائے۔ جس طرح عادتاً جڑی بوٹیوں اوردواؤں کی خلق حصولِ شفاء کے لئے ہے اور وہ شفاء کے لئے سببِ عادی ہیں۔ لیکن لباس وغیرہ حصولِ شفاء کے لئے ہرگز سبب نہیں ہیں اور یہ ایسا واضح ہے کہ کسی کو ذرہ برابر بھی شبہ نہیں اور آپ کے لباس وغیرہ سے صحابہ کرام کا شفاء حاصل کرنا اور اپنی بیماریوں اور تکلیفوں میں نبی ﷺ کی طرف رُجوع کرنا اور آپ سے مدد حاصل کرنا۔

---

[45] (مشكاة المصابيح، كتاب الطب والرقي، الفصل الثالث، 1648/3، الحديث: (4568)-55، المكتب الإسلامي)
الفاظ مشکوٰۃ شریف کے ہیں۔ اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر: 5446 پر نقل فرمایا۔

[46] (صحيح مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب تحريم استعمال إناء الذهب والفضة على الرجال والنساء، 1641/3، الحديث: 2069، دار إحياء الكتب العربية)
اس حدیث کو امام مسلم کے حوالے سے امام بیہقی نے شعب الایمان میں حدیث نمبر: 5845 پر اور دیگر محدثین نے اپنی کتب میں نقل فرمایا۔

[47] جو ایران کے بادشاہ کسریٰ کی طرف منسوب تھا۔

اِختیارِ کُل: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ فَقَامَ النَّاسُ فَصَاحُوا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَحَطَ الْمَطَرُ وَاحْمَرَّتْ الشَّجَرُ وَهَلَكَتْ الْبَهَائِمُ فَادْعُ اللَّهَ يَسْقِينَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اسْقِنَا مَرَّتَيْنِ وَايْمُ اللَّهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً مِنْ سَحَابٍ فَنَشَأَتْ سَحَابَةٌ وَأَمْطَرَتْ وَنَزَلَ عَنْ الْمِنْبَرِ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ لَمْ تَزَلْ تُمْطِرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ صَاحُوا إِلَيْهِ تَهَدَّمَتْ الْبُيُوتُ وَانْقَطَعَتْ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ يَحْبِسْهَا عَنَّا فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَكَشَطَتْ الْمَدِينَةُ فَجَعَلَتْ تَمْطُرُ حَوْلَهَا وَلَا تَمْطُرُ بِالْمَدِينَةِ قَطْرَةٌ فَنَظَرْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَإِنَّهَا لَفِي مِثْلِ الْإِكْلِيلِ۔ [48]

یعنی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ پس لوگ آپ کی طرف متوجہ ہو کر کھڑے ہوئے اور شِدَّتِ تکلیف سے فریاد کرتے ہوئے چیخ اُٹھے اور اُنہوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ بارش بند ہے۔ جس کی وجہ سے قحط پڑ گیا ہے، درخت خشک ہو کر اُن کا رنگ بدل کر سُرخ ہو گیا، مویشی ہلاک ہو گئے۔ پس آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ بارش برسائے تو حضور ﷺ نے فرمایا "یااللہ ہمارے لئے بارش برسادے" اِسی طرح دوبار فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم اُس وقت حالت یہ تھی کہ ہمیں آسمان میں بادل کا نشان تک دکھائی نہ دیتا تھا پس حضور ﷺ کے اِس طرح فرمانے سے بہت عظیم بادل چھا گیا اور فی الفور (فوراً/اسی وقت) برسنے لگا۔ حضور ﷺ منبر سے اُترے اور آپ نے نماز پڑھائی پس جب لوٹے تو بارش بند نہ ہوئی۔ دوسرے جمعہ تک برستی رہی پس جب دوسرے جمعہ کے روز حضور ﷺ خطبہ ارشاد فرمانے لگے تو لوگ چیخ اُٹھے اور فریاد کی: مکان گر گئے، زیادہ پانی کی وجہ سے راستے بند ہو گئے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ وہ ہم سے بارش کو روک دے۔ پس حضور ﷺ مسکرائے اور فرمایا "اے اللہ ہمارے گرد و نواح میں ہو ہم پر نہ ہو"۔ پس فوراً مدینہ پر سے بادل چھٹ گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ بادل کو انگلی کے اشارے جس طرح ہٹنے کا اشارہ فرماتے بادل اُسی طرف ہٹ جاتا پس بارش ہمارے گرد و نواح میں برسنے لگی اور مدینہ منورہ پر ایک قطرہ بارش کا نہ گرتا پس میں نے مدینہ منورہ کو دیکھا کہ گویا وہ تاج پہنے ہوئے ہے۔ کیونکہ مدینہ منورہ کے گرد بادل چھایا ہوا تھا اور مدینہ منورہ پر سورج چمک رہا تھا جس کی کرنوں سے مختلف رنگوں میں چمکتا نظر آرہا تھا۔

فوائد:

1. مشکل کے وقت مشکل کشائی کے لئے بارگاہِ رسالت ﷺ میں اجتماعی طور سے فریاد کرنا سنّت اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا طریقہ ہے۔
2. سرکارِ دو عالم ﷺ کی شفاعت اِس دنیا میں بھی ہماری مشکل کشائی اور حاجت روائی کا ذریعہ ہے اور آپ کا وسیلہ پکڑنے سے مخلوق کی پکار اور فریاد یقیناً سنی جاتی ہے اور مقبول بھی ہوتی ہے۔

[48] (صحيح البخاري، كتاب الاستسقاء، باب الدعاء إذا كثر المطر حوالينا ولا علينا، 347/1، الحديث: 975، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414هـ/1993م)
(صحيح مسلم، كتاب اللعان، 1131/2، الحديث: 1493، دار إحياء الكتب العربية)

3. صحابہ کرام علہیم الرضوان کا یہ عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کو براہ راست پکارنے کے بجائے حضور ﷺ کی بارگاہ میں اپنی حاجت عرض کرکے حاجت روائی کے لئے آپ سے التجا کی جائے تاکہ حضور ﷺ ہمارے لئے شفاعت فرمائیں۔

بارگاہِ رسالت ﷺ میں عرض مَعرُوض(گزارش) کے لئے قیام کرنا سنّت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہما بیٹھے ہوئے خطبہ سن رہے تھے مگر درخواست پیش کرتے وقت بیٹھے نہ رہے بلکہ کھڑے تھے اور حضور ﷺ نے یہ نہ فرمایا کہ بیٹھے بیٹھے عرض کرو کھڑے کیوں ہو؟ اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب ﷺ کی اعلیٰ نشان کا مظاہرہ منظور ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دیکھنے اور جاننے کے باوجود کہ مخلوق بارش نہ ہونیکی وجہ سے قحط کی مصیبت میں مبتلا ہے اُن پر رحم فرما کر بارش نہ برسائی جب تک صحابہ کرام علہیم الرضوان نے بارگاہ رسالت میں مل کر فریاد نہ کرلی اور حضور ﷺ نے اُن کی درخواست کو شرفِ قبولیت بخش کر اللہ تعالیٰ کی جناب میں شفاعت فرمائی اور جب حضور ﷺ کی شفاعت سے بارش نازل ہوئی تو ایسی برسی کہ ایک ہفتہ تک مسلسل برستی ہی رہی اور اللہ تعالیٰ نے دیکھنے اور جاننے کے باوجود کہ کثرتِ بارش کی وجہ سے مخلوق پریشان ہے، مکان گر رہے ہیں، راستے مِسمار(تباہ و برباد) ہوگئے ہیں۔ بارش رُکنے کا حکم نہ فرمایا۔ یہاں تک کہ جب صحابہ کرام علیہم الرضوان نے پھر بارگاہ رسالت میں قیام کرکے فریاد کی اور حضور ﷺ نے اُن کی عرض قبول کرتے ہوئے بارگاہ الٰہی میں اُن کی شفاعت فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے بارش کو روک دیا۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ بیشک غفور الرحیم ہے مگر اِن صفات کا ظہور و صدور حضورِ پُر نور محمد رسول اللہ ﷺ کی شفاعت اور رضا پر مُوقوف ہے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

بے واسطہ سے خدا کچھ عطا کرے　　　　حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

وصلّی اللّٰہ علی حبیبہ الکریم و علیٰ آلہ و اصحابہ وبارک وسلم

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

(بہاولپور، پاکستان)

☆......☆......☆